© rasailojaraid.com

رمضان کے قضا روزوں کی ادایگی

س: میرے چند روزے شرعی عذر (یعنی ایام) کی وجہ سے پچھلے رمضان میں قضا ہو گئے تھے، مگر میں نے ابھی تک قضا روزے نہیں رکھے۔ اب دوسرا ماہِ رمضان شروع ہو گیا ہے، مجھے کیا کرنا چاہیے؟

ج: مریض، مسافر، شرعی عذر رکھنے والی عورت کے لیے بنیادی حکم تو یہی ہے کہ ان کے جو روزے قضا ہوں، عذر ختم ہونے کے بعد جلد رکھ لینے چاہییں تاکہ وہ اس فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔ اگر ان کا ارادہ قضا روزے رکھنے کا تھا مگر نہ رکھ سکیں تو ان شاء اللہ تاخیر سے وہ گنہگار نہ ہوں گے، اس لیے کہ ان کی فوری قضا فرض نہیں۔ چنانچہ وہ قضا روزے رکھنے سے پہلے دیگر نفلی روزے بھی رکھ سکتے ہیں۔ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہؓ کا یہ قول ملتا ہے کہ میرے ذمے رمضان کے قضا روزے ہوتے تھے اور مَیں وہ شعبان میں ہی رکھ پاتی تھی، حالانکہ آپؐ سال کے دوران دیگر نفلی روزے بھی رکھتی تھیں۔

مطلب یہ کہ دوسرا رمضان آنے تک اگر پچھلے رمضان کے قضا روزے نہ رکھے جاسکے اور اس کی وجہ کوئی مجبُوری تھی تو تمام فقہا کے نزدیک اس تاخیر پر اس کا کوئی مواخذہ یا کفارہ نہیں۔ لیکن اگر کسی مجبُوری یا عذر کے بغیر اس نے قضا روزے نہ رکھے تو کئی صحابہ کی رائے ہے کہ اس تاخیر پر ہر روزے کے بدلے میں قضا کے ساتھ ساتھ ایک مسکین کی ایک دن کی خوراک کا کفارہ بھی ادا کرے۔ تینوں ائمہ امام مالک، شافعی اور احمد کی رائے بھی یہی ہے۔ دوسری رائے یہ ہے کہ اس پر صرف روزوں کی قضا لازم ہے، کوئی کفارہ نہیں۔ امام ابوحنیفہ اور آپ کے شاگردوں کی یہی رائے ہے۔ مسلک اہلِ حدیث کے عالم نواب صدیق حسن خان نے بھی اسی رائے کو ترجیح دی ہے۔ لیکن اگر استطاعت ہو تو جمہور کی رائے کے مطابق قضا کے ساتھ کفارہ بھی ادا کیا جائے، تو یہ زیادہ بہتر اور مستحب ہے۔ اگر صرف روزے ہی رکھ لیے جائیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ (ڈاکٹر عبدالحی ابڑو)

دعوت افطار کن کے لیے؟

س: یہ بات واضح ہے کہ رمضان میں کسی روزہ دار کو افطار کرانا بڑے اجروثواب کا کام

© rasailojaraid.com